

اخبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۴ | مطبوعہ ۲۹-اکتوبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ | جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

اکثر یہہ سوال پیش آتا ہے کہ ہم کہاں تک ہندوؤں اور مسلمانوں کی رسموں اور تماشوں میں شریک ہو سکتے ہیں اور کہاں تک انپر الزام لگا سکتے ہیں اور کہاں تک تعریف کریں۔ ہمارے اجمیری نامہ نگار نے رام لیلا کے چند فوایدکا ذکر کیا جو ہم سیکھ سکتے ہیں اسپر اور نامہ نگاروں نے اعتراض کیا ہے۔ ہماری سمجھ میں اعتراض کسیقدر معقول ہے۔ کیونکہ ایسی باتوں کی نسبت اگر برا بھلا نہ کہیں تو بہتر ہے کہ ہم چپ رہیں کیونکہ اظہار فائدہ سے شاید ہم ہندوؤں کو اُن کی غلطی پر زیادہ پکا کر دیتے ہیں *

گوپال چندر شاستری جس کے پتسمہ کا ذکر گذشتہ سال ہوا تھا ممبیں غایب ہو گیا کسی کو معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔ ثابت ہوا کہ نہ وہ ایم اے ہے اور نہ کبھی مجسٹریٹ رہا۔ دھوکہ دینے میں اول درجہ کا اُستاد نکلا اُس نے کہدیا ۱۸۹۴ء میں گوپال چندر رے کا نام رکھکر بینے ایم۔اے کا امتحان دیا تھا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہہ سب گوپال چندر شاستری کا مکر و فریب تھا۔ اُس نے کبھی امتحان نہیں دیا اور نہ کبھی پاس ہوا بلکہ امتحان دینے والے صاحب گوپال چندر رے بمقام لاہور سرکاری ملازمت میں ایک ممتاز عہدہ دار ہیں۔ جب ان کو یہہ حال معلوم ہوا۔ اُنہوں نے بمقام مدراس اطلاع دی کہ اُس مکار پر میری طرف سے نالش دائر کر دو۔ جسوقت یہہ خبر پہنچی گوپال چندر شاستری اُسوقت بنگلور مشنری کانفرنس کے آگے اِسبات پر لمبا چوڑا درس دے رہا تھا کہ میں کیوں مسیحی ہو گیا خبر سنتے ہی ہوش اُڑ گئے اور حضرت غائب ہو گئے۔ سال بھر تک اُس کا دھوکا کسیکو معلوم نہیں ہوا۔ خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ اب اُسکا دھوکا ثابت ہو گیا اور دُعا بھی کرنی چاہئے کہ اُس کی جان بچ جاوے *

ہندو مذہب کا زوال

کلکتہ مشنری کانفرنس میں پادری میکڈانلڈ صاحب ڈی ڈی کے روبرو مضمون زوال مذہب ہنود (Decline of Hinduism) سنایا گیا۔ بعد ازاں مباحثہ ہوا اور چند صاحبان نے اِس بارہ میں اپنی اپنی رائے ظاہر کی اور قریباً سب اِسبات پر متفق ہو گئے کہ فی الحقیقت مذہب ہنود کا زور گھٹتا چلا جاتا ہے اور کوئی سلیم الطبع آدمی اِس امر کے تسلیم کرنے سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا کیونکہ یہہ بات ایسی واضح طور پر ثابت و ظاہر ہے جسکی تائید میں دلائل ظنی و قیاسی نہیں بلکہ یقینی اور بدیہی ہیں جس طرح اِس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں اِسی طرح اِسبات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ مذہب ہنود روز بروز زوال پذیر ہے۔ اگرچہ نئے نئے فرقے پیدا ہوتے ہیں اور ظاہر اطوار پر کچھ جوش بھی دکھلاتے ہیں تو بھی انکا نتیجہ ہرگز ایسا بازور نہیں ہوتا جیسی کہ وہ اُمید رکھتے ہیں۔ سب سے بڑا ثبوت یہہ ہے کہ ہندو مصنفوں کی قوم اور مذہب کے بارہ میں جسقدر تصانیف دیکھنے میں آتی ہیں اُن سب میں اِسی بات کا رونا پیٹنا ہے کہ ہندو مذہب زوال پذیر ہے قوم میں کوئی سکت باقی نہیں رہی غرضکہ اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو خود اہل ہنود اسبات کا اپنے منہہ سے اقبال کرتے ہیں اور اُس مریض کے مانند جو موت سے پہلے ذرا سنبھالا لیا کرتا ہے ڈاکٹر میکڈانلڈ صاحب نے جو اِس بارہ میں فرمایا ہے ہم بھی اُس سے متفق ہیں اول سوامی ویکانند کا ذکر کر کے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ یہہ

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۱ سطر ۱۳ *

نُورافشاںؔ

پادری- اے- ایچ- بولنگ صاحب- ایم- اے- ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری طالب الدین صاحب- بی- اے } اسسٹنٹ
پادری غلام مسیح صاحب + پادری پی سی اوپل صاحب } ایڈیٹرز

گیانؔ

عنوان کے لفظ "گیان" کے معنے جاننا- علم- معرفت ہے یہہ لفظ نہایت پُرزور اور نتیجہ آور ہے سنسکرت "گیان" انگریزی Knowe اور یونانی "Γνῶναι" (گنو) ایک ہی مصدر سے مشتق اور ایک ہی معنی یعنے معرفت کے رکھتے ہیں +

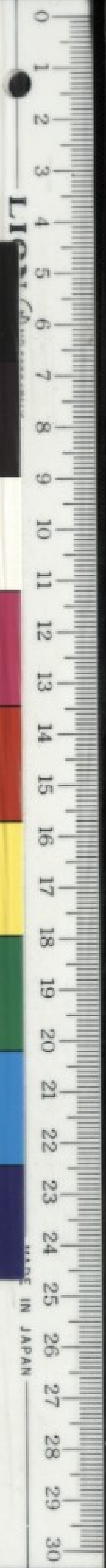
قدیم یونان کے حکما مثلاً سقراط- بقراط- اور افلاطون وغیرہ وغیرہ لفظ Γνῶσκω گنوسکو پر بڑا زور دیتے اور دعوے کرتے تھے کہ راحتِ عالمین اِسی پر منحصر ہے اور کہ جس کو یہہ نصیب نہیں وہ حیوانِ مطلق سے بدتر ہے- ایک اعلیٰ اور واجب الوجود ہستی ہے جس میں گیان کلی اور معرفتِ تامہ اور علم مطلق موجود ہے اور اُس ہستی نے اِنسان کو یہہ شرف بخشا ہے کہ گیان- علم- اور معرفت رکھے اور راحتِ عالمین کو حاصل کرے +

ہندوؤں کے تمام فرقے سناتن دہرم والے- آریا- برہمو- سِکھ دہرمی بلکہ بدھ دہرمی اور جینی سب کے سب لفظ گیان پر بحو اور سست ہیں اور اقرار اور دعوے کرتے ہیں کہ گیان اعلیٰ درجہ کی نعمت ہے جس میں دونوں جہانوں کی شانتی اور راحت معمور ہے اور کہ گیان کے بغیر اِنسان حیوان کے مساوی ہے بلکہ یہاں تک اقرار ہے کہ جس شخص کو کامل گیان حاصل ہو جاوے اُس میں اور برہم میں کچھ فرق نہیں رہتا- یہہ صرف اگیان کا پردہ ہے جو انسان کی آنکھوں پر پڑا رہتا ہے جس کے سبب سے وہ آپ کو مخلوق اور بندہ اور غلام سمجھتا ہے اور مایا میں مستغرق ہو کر برہم سے جدا اور ہر قسم کے دُکھ و مصیبت- رنج و غم اور مستقبل عذاب کے خطرہ میں مبتلا رہتا ہے جس وقت یہہ اگیان کا پردہ اُٹھ جاتا ہے اور اِنسان کو گیان حاصل ہوتا ہے اُس وقت تمام اقسام کے دُکھ مصیبت رنج و غم اور تمام خطرات اور فکرات کافور ہو جاتے ہیں کیونکہ کامل گیان کے ساتھ کامل یقین حاصل ہوتا ہے کہ برہم میں اور مجھ میں کچھ بہن بھید کچھ فرق نہیں- مکتی یعنے نجات اُسی درجہ کا نام ہے یعنے کامل گیان میں نجات کا حصول ہے بھاگوت گیتا اور راجا یوگا کے مطالعہ سے یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے- تمام ہندو فلسفہ اور ویدی تعلیم کا لُبِ لُباب یہی ہے- کرشن اور رام چندر اور بیاس شنکر اچارج وغیرہ وغیرہ ہندو قدیم حکما اِس گیان کے نہایت درجہ کے عاشق تھے +

مسلمانوں میں معرفت کی تعریف اور پیروی بڑے شوق سے کی جاتی- جس طرح ہندوؤں میں اشنان- دھیان- اور گیان کو بہت ضروری بلکہ لازمی سمجھا جاتا ہے اور اِن تینوں میں سے گیان کو درجہ اعلیٰ دیا جاتا ہے اِسی طرح مسلمانوں میں شریعت طریقت اور معرفت کو بہت ضروری اور لازمی مانا جاتا ہے اور اِن تینوں میں سے معرفت کو درجہ غائیت کی عزت دیجاتی ہے- معرفت میں دونوں جہانوں کی بہبودی متصور ہے بلکہ وصلِ الٰہی معرفت سے حاصل ہوتا ہے- تصوف اِسی درجہ کا نام اور صوفی لوگ اِس درجہ پر بحو اور سست ہیں کہ شریعت و طریقت کو پیچھے چھوڑ کر معرفت کے عاشق ہیں +

بائبل کے پیرو اور مُقلّد یہودی اور عیسائی ہیں- اول الذکر فقط عہد عتیق کے مُعتقد ہیں اور عہد جدید کو قبول نہیں کرتے اور دعوے کرتے ہیں کہ اُن کا مسیح موعود ابھی دُنیا میں نہیں آیا بلکہ وے اُس کی اول آمد کے منتظر ہیں- آخر الذکر یعنے عیسائی عہد عتیق اور عہد جدید دونوں کو قبول کرتے اور مانتے ہیں کہ تمام بائبل جس میں یہہ دونوں حصے یعنے پُرانا اور نیا عہد نامہ شامل ہیں خُدا کا کلام ہے +

قوم یہود شریعت اور طریقت کے پیرو اور مُقلّد ہیں اور اگرچہ معرفت کا ذکر اُن کی کتابوں میں موجود ہے مگر وے اُس سے محروم اور بے بہرہ ہیں کیونکہ اُنہوں نے حقیقی عرفان سے دشمنی ظاہر کی اور زندگی اور آزادی سے نفرت دکھلائی اور خداوند مسیح کو جو حقیقی معرفت اور گیان کا سرچشمہ ہے اور حقیقی زندگی اور آزادی کا مالک اور مختار ہے قتل کر ڈالا لہذا اُن کی آنکھوں پر گیان اور لاعلمی کا پردہ پڑا رہتا ہے اور وے شریعت اور طریقت کے غلام رہتے ہیں کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ وہ ہی جو اِنسان کو گناہ یعنی شیطان- اگیان- شریعت اور طریقت وغیرہ وغیرہ کی غلامی سے خلاصی بخش کر زندگی اور آزادی جو حقیقی معرفت اور اصلی گیان کے پھل ہیں بخش سکتے ہیں اور یہہ دونوں ایک ہی ہیں وہ مہا حق اور بیٹا دیکھو یوحنا کی انجیل ہی جو حقیقی گیان اور سچی معرفت کا مخزن ہے کیا مرقوم ہے مطالعہ کرو- باب ہشتم تمام خصوصاً ۳۱ باب ۳۶ آیات "تب یسوع نے اُن یہودیوں کو جو اُس پر ایمان لائے تھے کہا اگر تم میری بات ثابت رہوگے تو تم تحقیق میرے شاگرد ہوگے اور حق کو جانوگے اور حق تم کو آزاد کریگا- اُنہوں نے اُس کو جواب دیا ہم ابراہیم کی نسل ہیں اور کسی کے غلام کبھو نہ تھے تو کیونکر کہتا ہے کہ تم آزاد کئے جاؤگے یسوع نے اُنہیں جواب دیا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا بیٹا ابد تک رہتا ہے- پس اگر بیٹا تم کو آزاد کرے گا تو تم تحقیق آزاد ہوگے" حق اور بیٹا آزادی کے باعث اور سرچشمہ ٹھہرے حق فقط خدا ہی ہے اور اُس کا کلام جو ابتدا میں اُس کے ساتھ اور خدا تھا جس کے وسیلے سب کچھ موجود ہو گیا وہ بھی حق ہے یہی کلمہ خدا بیٹا ہے اور اس کلمہ مجسم یعنے عمانوایل خداوند یسوع کا کلام جو انجیل شریف بلکہ بائبل شریف ہے وہ بھی حق ہے لہذا



آزادی حق سے جو خدا ہے اور کلمۂ خدا سے جو حق ہے یعنے ابن سے اور بائبل سے جو حق کی مرضی کا اظہار ہے حاصل ہوتی ہے + اس کلمۂ حق یعنے ذوکس (Logos) کی نسبت اور تعلق میں یونانی اور رومی علماء و فضلاء و حکما نیز اول صدیوں کے بزرگ آبا نے بہت تحقیق اور تدقیق کی ہے اور نہایت جانفشانی کے ساتھ بڑی بڑی کتابیں مرقوم کیں ہیں اور اس کے گیان میں محو و مستغرق رہے ہیں۔ حق تو یہہ ہے کہ اگر کوئی سچا گیان اور حقیقی معرفت کوئی شے ہے جس سے حقیقی آزادی حاصل ہوتی ہے جس آزادی کا ذکر خداوند یسوع کے رسولوں نے مفصل کیا خصوصاً پولوس رسول جس پر بہت زور دیتا ہے تو وہ حق اور یسوع خداوند کا علم۔ اُس کی پہچان ہے۔ اس علم۔ اس پہچان۔ اس معرفت سے اِنسان کی اندرونی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ دل تبدیلی پاتا ہے۔ اعمال۔ اقوال اور خیالات اور تصورات میں اصلی تبدل ہو جاتا ہے۔ نو زادگی اس ہی معرفت کا ثمرہ ہے۔ نیا مخلوق اِسی سے نکلتا ہے غرض نجات کا شروع اور کمال اس ہی گیان اور معرفت سے ہوتا ہے۔ افسوس ہندوؤں کا گیان۔ صد افسوس مسلمانوں اور صوفیوں کی معرفت فقط آوازۂ دہل ہے خوش آیندہ دور کا۔ ہنوز یہہ ہے کہ گیان اور معرفت دونوں جہانوں کی راحت اور نجات ابدی کی باعث ہے مگر کس کا گیان۔ کس کی معرفت یہہ سوال ہندوؤں و مسلمانوں کو نہیں کھٹکتا۔

سنو مخزنِ رازِ الٰہی۔ گیان ساگر۔ یعنے انجیل یوحنا اِس گیان اس معرفت کی بابت کیا اظہار کرتا ہے۔ مطالعہ کرو ۱۷ باب تمام۔ خصوصاً پہلی تین آیات۔ "یسوع نے یہہ باتیں فرمائیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائیں اور کہا اے باپ گھڑی آ پہنچی ہے اپنے بیٹے کو جلال بخش تاکہ تیرا بیٹا بھی تجھے جلال بخشے۔ چنانچہ تو نے اُسے سب جسموں پر اختیار دیا ہے تاکہ وہ اُن سب کو جنہیں تو نے اُسے بخشا ہمیشہ کی زندگی دیوے۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وہ تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"۔ خدا کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے خدا نے بھیجا ہے جاننا یا اُس کا گیان۔ علم۔ معرفت ہی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پھر ایک اور مقام کو غور سے مطالعہ کرو جو یسعیاہ نبی کی کتاب کے ۵۳ باب میں مرقوم ہے۔ تمام باب کو غور سے پڑھو خصوصاً ۱۱ آیت پر عمیق غور کرو۔ "اپنی ہی پہچان (گیان۔ معرفت) سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائیگا کیونکہ وہ اُن کی بدکاریاں اپنے اوپر اُٹھالیگا"۔ اِس باب میں عموماً اور اِس آیت میں خصوصاً اِس گیان اور اِس معرفت کا راز موجود ہے۔ خدا کو اکیلا سچا خدا جاننا اور یسوع مسیح کو جسے اُسنے بھیجا ہے عرفان کرنا ہمیشہ کی زندگی قرار دیا گیا ہے۔ یعنے یہہ معرفت کہ خدا ایک ہے اور وہ حق ہے اور اُس میں تغیر اور تبدل کا سایہ بھی نہیں بلکہ وہ وفادار اور ہمیشہ برحق اور قول کا سچا ہے کہ جو کچھ اُس نے گناہگار اِنسان کی نجات کی نسبت باغِ عدن میں شروع میں فرمایا تھا کہ عورت کی نسل شیطان پر غالب آویگی۔ پھر بار بار اور طرح بطرح اپنے مقدس نبیوں کی زبانی اِس قول کو اظہار دیا اور وقت مقررہ پر اپنے بیٹے کو بھیجا کہ نجات کو اپنا بدن دیکر طیار کرے۔ پورا کیا۔ کہ وہ نہ صرف اِنسان کا بھلا چاہتا بلکہ اُس کو پیار کرتا اور اُس کی ہلاکت سے ہرگز ہرگز خوش نہیں بلکہ وہ خود محبت ہے کہ اُس نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اِس معرفت میں نجات ہے ہمیشہ کی زندگی یہہ ہی ہے۔ نیز یہہ معرفت کہ یسوع مسیح جو کلمۂ حق ہے جو ابن اللہ ہے۔ جو سارے عالموں کا خالق اور مالک ہے اور باپ کے جلال کی رونق اور اُس کی ماہیت کا نقش ہے جو اپنی قدرت کے کلام سے سب کچھ سنبھالتا ہے جس کی مرضی باپ کی مرضی کے موافق اور مطابق ہے نہ کبھی مخالف اُس نے روح القدس سے پیٹ میں پڑکر پاک اور بے داغ اِنسانیت کو اختیار کیا کہ وہ خدا مجسم ہوا۔ ہماری خاطر مارا گیا۔ دفن ہوا۔ تیسرے روز پھر جی اُٹھا اور آسمان پر صعود کر گیا اور پھر زندوں اور مردوں کا اِنصاف کرنے کو آویگا۔ وہ موا اور میں جی اُٹھا۔ اُس کی قیامت میری قیامت ہے وہ میرا سر ہے اور میں اُس کے بدن کا ایک عضو ہوں۔ وقت نزدیک ہے کہ سر اپنے کامل بدن کے ساتھ ملکر ایک کامل اِنسان ہوگا جو ابدالآباد باپ خدا کے حضور اور جلال اور ابدی راحت میں رہیگا۔ اس معرفت میں نجات ہے۔ یہہ گیان ہمیشہ کی زندگی ہے +

غور کرو پولوس رسول اِس گیان۔ اِس معرفت کے عمیق راز کو کس طرح بیان کرتا ہے۔ مطالعہ کرو اول خط تمطاؤس کو ۳ باب کی ۱۵ آیت سے اور خاص غور سے توجہ کرو ۱۶ آیت پر وہ اور بالاتفاق دینداری کا بھید بڑا ہے یعنے خدا جسم میں ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتوں کو دکھائی دیا غیر قوموں میں اُس کی منادی ہوئی دنیا میں اُس پر ایمان لائے جلال میں اُٹھایا گیا"۔ یہہ گیان یہہ علم یہہ معرفت ہمیشہ کی زندگی ہے +

میرے عزیز ہندوؤں۔ میرے پیارے مسلمانوں تمہارا دعویٰ سچا اور حق ہے کہ گیان اور معرفت میں دو جہان کی خوشی حاصل ہے مگر کیسا گیان کیسی معرفت۔ کس کا گیان اور کس کی معرفت اس کا جواب پہلے ضروری ہے "اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے عرفان کریں"۔ + یوحنا ۱۷ باب ۳ آیت

غور طلب

اِبتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی اِبتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی اِنسان کا نور تھی۔ اور نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی

یوحنا ۱ باب ۱ سے ۵ آیت تک +

مراسلات

اجمیری رپورٹر کی رپورٹ پر مختصر ریمارکس

اخبار نورافشاں مطبوعہ ۱۵ اکتوبر سنہ حال کے سلسلہ واقعات اور رایوں کے ضمن میں جناب رپورٹر صاحب اجمیر کی ایک رپورٹ ”اجمیر میں میلا رام لیلا اور خاک روبان کی آزادی“ کے عنوان سے درج ہی۔ جس میں جناب رپورٹر صاحب میلا رام لیلا کے انتظام وغیرہ کی خوبی کو ظاہر کر کے۔ اپنی چند رایوں کو بھی اُس پر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ میلا رام لیلا سے دہقانی سے دہقانی کو بھی ایک عمدہ سبق حاصل ہو سکتا ہی۔ اور اپنی رپورٹ کے آخر میں بیچارے خاک روبان کے لباس وغیرہ کی آزادی کو اُس میلا میں دیکھ کر۔ اور شاید ہندو قانون منو کے زمانہ کو یاد کر کے کمال رنج و افسوس کے ساتھ گورنمنٹ سے بھی استدعا کرتے ہیں۔ کہ سرکار خاک روبان کی ایسی آزادی کو (جناب کے خیال موافق) قانوناً بند کر دے تو اچھا ہو۔ کیونکہ بھنگی تو آخر بھنگی ہی ہی۔ مگر اِن سب رایوں وغیرہ کی تحریر کا سبب بھی (جناب کی تحریر کے موافق) صرف یہی ظاہر ہوتا ہی۔ کہ جناب کو بھی ایک پاس بہ حیثیت اخبار نویسی دیگر حکام و نیز روسائے اعظم کے ساتھ گھر بیٹھے حاصل ہو گیا۔ جبکہ عام لوگ باڑے رام لیلا کے اندر داخل ہونے کو ترستے ہونگے۔ مگر خیر جو ہو سو ہو۔ اب ہم جناب کی اُن رایوں پر غور کرنا چاہتے ہیں کہ جنکے ذریعہ وہ دہقانی سے دہقانی کو بھی اِس میلہ رام لیلا سے ایک عمدہ سبق حاصل ہونیکا سبب ٹھہراتے ہیں +

اپنی رایوں کے تحریر کرنے کے پیشتر جناب یوں تحریر کرتے ہیں۔ ”اکثر مسیحیان و اہل اسلام خیال کرتے ہیں کہ رام لیلا کی رسم ایک واہیات رسم ہی“ +

اِس میلہ رام لیلا کو کوئی ہندو رسم قرار دینا تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کن معنوں میں درست ٹھہرے۔ مگر ہاں اُس کو ہندو تماشہ کہیں تو بجا ہی۔ ہندوؤں کے دیگر میلے وغیرہ تو البتہ اُن کی رسمی باتیں ہیں۔ جن کا خیال کچھ نہ کچھ نفع و نقصان کی طرف خیال کیا گیا ہی۔ مگر اِس میلہ کی نسبت ہندوؤں کا کوئی مذہبی خیال نہیں معلوم ہوتا ہی کہ جس سے اُس کے کرنے یا اُس میں شامل و شریک ہونے کا کچھ فائدہ اور نہ ہونیکا کچھ نقصان ثابت ہو۔ البتہ دیگر تھیٹرول (تماشوں) کے مانند یہہ بھی ایک بزرگ کا تھیٹر ہی۔ تاہم اُس کے متعلق دو باتیں ضرور قابل غور ہیں +

اوّل۔ کوئی اِنسان اپنے بزرگ کی کوئی غلطی یا کسی طرح کی بدنامی کو عام طور پر علانیہ ظاہر کرنا ہرگز پسند نہیں کرتا۔ جو اِس میلہ میں آئے سال تجزیہ تماشہ میں دکھلائی جاتی ہی۔ کہ راون۔ رامچندر مہاراج کی استری سیتا کو اِس طرح خفیہ لے گیا اور اُنہوں نے اُس کا خانہ خراب کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ گو رامچندر جی مہاراج نے اُس پر فتح پا کر شہرت حاصل کی۔ تاہم کسی عورت کا خواہ خود اپنی رضامندی یا مجبور دوسرے کی فطرت سے اپنے گھر سے باہر ہو جانا اُس کے شوہر کے لئے خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ کچھ نہ کچھ فرد رسنگی کا باعث ہو جاتا ہی۔ پس جو کچھ ہونا تھا سو ہو لیا۔ اب آئے سال ڈھول و تماشوں کے ذریعہ اُس کو عام طور پر ظاہر کرنے سے کیا حاصل۔ جس کا فیصلہ اہل عقل خود کر لیں +

دوم۔ یہہ تماشہ دیگر تماشوں کی مانند صرف تماشہ ہی نہیں ہی۔ بلکہ اُس سے ایک نہایت مضر نتیجہ بھی پیدا ہوتا ہی۔ جس کو اہل عقل خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اُس میں نہ صرف دہقانی بلکہ اکثر تعلیم یافتہ اہل ہنود بھی محض اِنسان پرستی میں پھنسکر اپنے ہمقوم لڑکوں کو جن کو اِس میلہ میں بزرگوں کا سانگ بناتے ہیں۔ اپنے ہاتھ جوڑ کر اُن کو ڈنڈوت کرتے۔ اُنکے پانوں کو چومتے۔ بلکہ بعض بعض اُنکے پانوں کے دھوے پانی کو بھی چرن امرت سمجھکر کمال ادب سے پیتے بھی ہیں۔ اور اُنکو سری رامچندر جی کا سروپ سمجھکر اُن کی حد درجہ تعظیم میں محو ہو جاتے ہیں۔ پس اِس میلہ میں اِسقدر نادان خیال کی جانچ کو دیکھکر مسیحی یا اہل اسلام یا کسی اہل عقل ہنود کو اُس کی مضرت ثابت کرنا ضروری ہی یا نہیں۔ اِس امر کا فیصلہ جناب رپورٹر صاحب خود کر دیں +

لیجئے جناب رپورٹر صاحب اِن دونوں مذکورہ بالا امور سے اِس میلہ رام کی کچھ مضرت ثابت ہوئی یا نہیں۔ اگر آپ نے کچھ غلطی کی ثابت کر دیجئے ضرور واپس لیجائیگی۔ مگر اب اپنی اُن رایوں کی نسبت بھی مختصر عرض سن لیجئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ۔

”اوّل۔ بات جو اُس میں بتلائی جاتی ہی وہ یہہ ہی کہ رامچندر جی مہاراج کا اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنا“ بیشک ایک جانب یہہ خیال پورا ثابت ہی جس کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ مگر لاچار ہیں کہ اِس خیال کی تائید کو رامچندر مہاراج نے خاص اپنی زبانی الفاظ سے کچھ بطلان کر دیا۔ چنانچہ لنکا کانڈ میں مذکور ہی۔ کہ جب اُن کے بھائی لکھشمن کے بان لگا جس کے صدمہ سے وہ بیچارہ تڑپنے لگا۔ تو اُس وقت رامچندر مہاراج نے اپنی زبان مبارک سے بے ساختہ یہہ الفاظ نکال دیئے +

”جو جنیتو بن سبندہ بچھو ہو —
پتا بچن نہیں منیتو تو ہو“

پس اِس موقعہ پر رامچندر مہاراج کا گھبرا کر ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکال دینا اپنے والد بزرگ کی حقیقی فرمانبرداری



...دھبہ لگاتا ہے +

"دوم - سیتا جی کا اپنے خاوند کے ساتھ دکھ بھوگنا۔ اور آزمایش کے وقت پاک دامن ہو کے رہنا" +

بیشک سیتا جی اپنے خاوند کے ساتھ ہر تکلیف میں شریک ہوئی۔ مگر افسوس اُس نے اپنے شوہر کی تھوڑی سی نافرمانی کر کے اپنے تئیں راون کے قبضہ میں ڈال دیا جس کے سبب سخت تکلیف و مصیبت کا سبب ہوا۔ مگر ان باتوں کا فیصلہ سوائے ہنود مصنفوں کی تحریروں کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سریمت بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ جب رام چندر مہاراج اپنی استری سیتا کو فتح کر کے لے گئے۔ اور اُس کو آگ میں ڈالکر پرکھ بھی لیا۔ مگر تو بھی اُنہوں نے اجودھیا کے لوگوں کی طعن و طنز پر مجبوراً اُن کو ۵ ماہ کی حاملہ تیاگ (چھوڑ) دیا۔ جن کے بطن سے بالمیک رکھیشر کی کُٹی میں دو بچے پیدا ہوئے جن کے نام لَو۔ اور کُش رکھے گئے۔ دیکھو اسکند ۹۔ ادھیا۔ ۱۱ +

"سوم - حیرت - بھرت سے برادرانہ الفت کا اظہار ہونا"

یہہ کوئی خاص انسان کی صفت نہیں۔ بلکہ کل انسانوں کا خاصہ ہے کہ اپنے عزیزوں و رفیقوں کے ساتھ پیار و اُلفت کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر قابل تقلید اور قابل تعریف وہ صفت ہے جو بلا امتیاز اپنے عزیز یا رفیق کے اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے ساتھ بھی پیار و اُلفت کا نہ صرف اظہار ہی کرے۔ بلکہ اپنے نمونہ سے اُس کا برتاؤ بھی ثابت کرے۔ مگر وہ تمام دنیا میں صرف خداوند مسیح کی صفت ہے۔ دیکھو اُس کی تعلیم بلا امتیاز دوست و دشمن۔ متی ۵: ۴۳۔ ۴۸ تک۔ جس کے موافق اس کا نمونہ بھی لوقا ۹: ۵۱۔ ۵۶ تک اور ۲۳: ۳۴ وغیرہ +

"چہارم - ایک ظالم بادشاہ کو کیفر کردار کو پہنچانا"

صرف رامچندر مہاراج پر کیا موقوف ہے کہ اُنہوں نے ایسا کیا۔ ہر انسان اپنی عزت اور اپنے نقصان کا بدلہ چاہتا ہے۔ مگر یہہ امر بھی صرف خداوند یسوع مسیح کی صلاح کا محتاج ہے دیکھو انجیل مقدس کو +

"غرض ہمارے دیکھنے میں کوئی ایسی بات نہیں آئی جو کہ قابل اعتراض ہو"

بیشک شاید آپ نے اُس کو پہلی دفعہ دیکھا۔ مگر گہرے خیال سے نہیں۔ ورنہ یہہ اعتراضات کہاں سے پیدا ہوتے "علاوہ ازیں اگر اُس کا دوسرا تواریخی پہلو دیکھا جائے۔ تو رام چندر جی کی تعریف اور انصافانہ کارروائیوں سے اوراق تواریخ سیاہ ہو رہے ہیں" +

سچ ہے شاید تواریخ رامائن کے مگر اُن میں بعض باتیں ایسی بھی دیکھ پڑتی ہیں۔ جن سے انصاف کے خلاف محض دہوکہ دہی بھی ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ اُن میں سے ایک یہہ بھی ہے۔ کہ رام چندر مہاراج نے اپنی خاص استری سیتا کو آگ میں پوشیدہ کیا۔ اور وہ سیتا جو ہری گئی یعنے جس کو راون سیتا سمجھکر لے گیا وہ صرف مایا کی سیتا تھی۔ چنانچہ آرنیہ کانڈ میں دیکھو۔

"تم پاوک مہن کرہو نواسا۔
جو لگ کروں نسا چرناسا"

پس اس نقلی سیتا کے بہانے راون سے اس قدر جنگ و جدل کر کے اُس کو اور اُس کے خاندان کو برباد و تباہ کیا۔ اور پھر اُس مایا کی سیتا کو لا کر بہانہ سے اُس کی آزمایش کے لئے اُس کو آگ میں بھی ڈالا۔ جس میں وہ مایا کی سیتا غایب ہو گئی۔ اور اصلی سیتا کو آگ سے نکال لیا۔ دیکھو لنکا کانڈ میں +

"سیتا پرتھم انگن میں راکھی۔
پر گھٹ کینی ہے یہہ انتر ساکھی"

اب از روے رامائن رام چندر مہاراج کی انصافانہ و منصفانہ کارروائیوں کا فیصلہ جناب ریورنڈ صاحب یا کوئی دوسرا منصف مزاج خود کرے۔ اور یہہ بھی سمجھ لے کہ کتاب رامائن کا بیان کس قدر صداقت پر مبنی ہے۔ کہ جس سے دہقانی سے دہقانی کو بھی ایک عمدہ سبق حاصل ہونے کی قوی اُمید ہو سکتی ہے۔

اب چونکہ اس مضمون کو زیادہ طول دینا منظور نہیں۔ اس وجہہ سے جناب ریورنڈ صاحب کے آخری خیال کی نسبت۔ جو اُن کو بیچارے خاکروبان کے لباس وغیرہ آزادی کو دیکھکر پیدا ہوا۔ کہ جس سبب اُن کو گورنمنٹ سے بھی اُن کی اس آزادی کو قانوناً بند کرانے کی استدعا کرنی ضروری خیال ہوئی۔ صرف اس قدر عرض کرنا کافی ہے۔ کہ اب وہ سختی و ظلم کا زمانہ نہیں رہا۔ جس میں ایسے نازک خیالوں کی زیادہ گنجایش تھی۔ اب خداوند عمانوئیل کی بادشاہت کا جھنڈا لہراتا ہے کہ جس کے زیر سایہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو یکساں آزادی نصیب ہے۔ اور ایسے آزادانہ خیالوں میں کوئی کسی کا مزاحم نہیں ہو سکتا +

واہ خدا کی عجیب قدرت و رحمت "خداوند قوموں کی مشورتوں کو ناچیز کرتا ہے اور لوگوں کے منصوبوں کو باطل کر دیتا ہے" "خداوند کی مشورت ابد تک ثابت رہیگی۔ اُس کے دل کے منصوبے پشت در پشت جاری رہینگے +

زبور ۳۳: ۱۱ +

راقم

ایک مسیحی سُتّد

کلیسیا مسیح کا بدن ہے

یہہ لکچر مسٹر جسونت سنگھ صاحب نے شملہ یونین برہم سبھا سوسائٹی کے سالانہ جلسہ میں دیا +

تم ملکے مسیح کے بدن ہو اور جُدا جُدا عضو ہو ۱ قرنتی ۱۲/۲۷ +

اے حاضرین جلسہ کے بھائیو اور بزرگو میں آپ لوگوں کا نہایت شکر گذار ہوں کہ آپ نے یہاں تک قدم رنجہ فرما کر

جلسے کو رونق بخشی۔ میرے لئے یہہ پہلا موقع ہے کہ آپ لوگوں کا دیدار و نیاز حاصل کروں اور اس وقت آپ صاحبان کی خدمت میں کھڑا ہونا بڑی سعادت اور خوش قسمتی سمجھتا ہوں مجھ سے اس پریم سبھا کی طرف سے یہہ درخواست کی گئی کہ میں آج مسیحی محبت و یگانگت کے بارہ میں آپ صاحبوں کی خدمت میں کچھ عرض کروں ہاں اس اہم بھید کو اپنے ناقص خیالات میں ظاہر کروں لہذا میں تھوڑی دیر کے لئے اسی مضمون کی طرف آپ سب صاحبان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں پس میرے ان ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو بغیر لحاظ کسی رنگین عبارت و فصاحت و بلاغت کے بغور سنئے +

ہم سب مسیحیوں کو یاد ہوگا کہ جب ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح نے اپنے اور ایمانداروں کے تعلق و رشتے کا بیان کیا تو درخت اور ڈالیوں کی مثال پیش کی کہ جو نسبت درخت و ڈالیوں کے بیچ ہے وہی نسبت مسیح اور اُس کی کلیسیا کے مابین ہے اور وہ یوں فرماتا ہے کہ انگور کا درخت میں ہوں تم ڈالیاں ہو وہ جو مجھ میں قایم ہوتا ہے اور میں اس میں وہی بہت میوہ لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کر سکتے اگر کوئی مجھ میں قایم نہ ہو تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا اور سوکھ جاتا ہے لوگ انہیں بٹورتے ہیں اور آگ میں جھونکتے ہیں اور وہ جل جاتی ہیں وغیرہ یوحنا ۱۵ باب ۵ و ۶ آیت +

جب مقدس پولوس خداوند مسیح اور ایمانداروں کے تعلق کا بیان کرنا چاہتا تھا تو اُس نے انسان کے بدن کی مثال پیش کر کے مسیحیوں کو نصیحت کی (دیکھو قلسیوں ۱: ۱۸ و افسی ۱: ۲۲ و ۲۳ و ۱۰: ۴ و ۵: ۲۳ آیات) کہ جیسے بدن بغیر سر کے بیکار و مردہ ہے ویسے ہی کلیسیا بغیر مسیح کے جو اس کا سر ہے بیکار و مردہ ہے پھر جب رسول مقبول مسیحیوں کی آپس کی محبت و رفاقت و یگانگت کا بیان کرنا چاہتا تھا تو اُس نے انسان کا بدن و اُس کے عضوؤں کی تشبیہہ پیش کی بغیر اس کے وہ بھید جو مسیح اور ایمانداروں میں ہے ظاہر نہیں کر سکتا تھا یہہ تشبیہہ اُس کو نہایت پسند و اُس کے حسب دلخواہ تھی چنانچہ دیکھو ۱ قرنتی ۱۲: ۱۲ سے ۳۰ تک کہ جیسے بدن کے عضو آپس میں میل و موافقت رکھتے ہیں ویسے ہی مسیحیوں کو بھی آپس میں میل و موافقت رکھنا ضرور ہے پس اب میں خاصکر ان چند باتوں کا بیان کرنا چاہتا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کی کلیسیا انسان کے بدن سے مطابقت و موافقت رکھتی ہے +

(۱) پہلے یہہ کہ جیسے بدن میں ایک ہی روح و زندگی ہے اور وہی ایک روح کل اعضا میں پھیلی ہوئی ہے اور سبھوں کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتی ہے گو کہ اعضا بہت ہیں مگر روح سبھوں میں ایک ہی ہے ویسے ہی کلیسیا کے لوگوں میں بھی ایک ہی روح ہے اگرچہ کام و خدمت طاقت و لیاقت سمجھ و عقل علم و ہنر اور دوسری باتوں میں فرق ہو تو ہو لیکن وہی ایک روح سبھوں میں رہتی اور اثر کرتی ہے +

(۲) یہہ اگرچہ بدن میں اعضا بہت ہیں لیکن سبھوں میں باہم میل و موافقت ہے اسی طرح کلیسیا کے شرکا میں بھی اگرچہ بہت سی باتوں میں فرق ہے لیکن یہہ فرق جدائی و جھگڑے کا باعث نہیں ہوتا مثلاً ہاتھ کا کام اور ہے اور پاوٗں کا کام اور ہے اور آنکھ کا کام اور ہے لیکن وہ سب ملکر ایک بدن کہلاتے ہیں ویسے ہی کلیسیا کے شرکا میں ہے مثلاً پولوس و پطرس و یوحنا میں فرق تو ہے کیونکہ پولوس میں دانائی پطرس میں دلیری اور یوحنا میں محبت خاص طور سے ظاہر ہوئی لیکن اس فرق کے سبب سے ان میں کچھ جدائی و جھگڑا نہ ہوا +

(۳) یہہ کہ جیسے بدن کے اعضا کا فرق اتفاق سے نہیں بلکہ خدا کے انتظام اور اُس کے مقرر کرنے سے ہوا ہے یعنی جیسا اس نے بہتر جانا ویسا ہی اُس نے ایک ایک عضو کو جڑ دیا اسی طرح وہ کلیسیا کا سر ہو کے ہر ایک عضو کو وہ کام جس کے لایق وہ ہے بتلاتا ہے چنانچہ ایک کام پاوٗں کو ایک کام ہاتھ کو وہ دیتا ہے۔ دیکھو ۱ قرنتی ۱۲: ۲۰ و ۲۱ +

(۴) یہہ کہ جو نعمتیں الگ الگ خدا کی طرف سے ہر ایک کو دی گئی ہیں وہ فائدہ عام کے لئے دی گئی ہیں۔ بدن کے اعضا میں خود غرضی نہیں ہے مثلاً اگر ایڑی میں کانٹا لگے تو تمام بدن اس کے ساتھ دردمندی کرکے اُس کے نکالنے اور گھاؤ اچھا کرنے میں فکرمند رہیگا پیٹھ جھک جاتی ہے اور آنکھ دیکھتی ہے کہ کانٹا کہاں لگا ہے اور ہاتھ نکالتا ہے اور دوسرا پاؤں جبتک کہ زخمی ایڑی اچھی نہ ہو بدن کا تمام بوجھ اُٹھاتا ہے ۱ قرنتی ۱۲: ۲۵ و ۲۶ +

اب مذکورہ بالا بیان سے ذیل کے چند نتایج نکلتے ہیں

(الف) پہلا یہہ کہ اس سے ڈاہ اور حسد کی نادانی معلوم ہوتی ہے اگر ایک عضو دوسرے عضو سے حسد رکھے تو کیا عین بیوقوفی نہ ہوگی اگر پاؤں ہاتھ یا آنکھ سے حسد رکھے کہ میرا کام سخت ہے اور میں میلی کچیلی جگہہ میں چلتا پھرتا ہوں اور سارے بدن کا بوجھ اُٹھاتا ہوں تو کیا یہہ دانائی کی بات ہوگی سو ایسا ہی اگر مسیحیوں میں حسد او رڈاہ ہو تو ویسی ہی نادانی ہوگی +

(ب) دوسرا مغروری کی بے حیائی بھی اس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اگر آنکھ اس بات پر فخر کرے کہ میں سب عضووں سے اعلیٰ ہوں میرا کام نازک ہے میں عزت دار ہوں سب کو میرے تابع رہنا چاہئے تو کیا یہہ محض بیجا نہ ہوگا ویسا ہی اگر مسیحی فخر کریں تو یہہ بیفایدہ ہوگا +

(ج) تیسرا یہہ کہ ہر ایک مسیحی کو جس حال میں وہ ہو اس پر قناعت کرنا چاہئے اس لئے کہ وہ خدا کی طرف سے مقرر ہوا ہے اور اس سے فایدہ عام ہوتا ہے اور اس سے اور نعمتوں کے حاصل کرنے کی راہ نکلتی ہے۔ میں آپ لوگوں کو ایک تمثیل سناتا ہوں وہ دھیان سے سنئے +



تمثیل

ایک دفعہ ایک شخص جو کہ دن بھر کا بھوکا اور اُس کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا تھا گھومتے گھومتے ایک کنجڑے کی دوکان پر جا کھڑا ہوا اور اُس سے کچھ کھانے کا سوال کیا وہ کنجڑا بہت رحمدل آدمی تھا اُٹھاکر ایک چھوٹا سا تربوز اُس بھوکے آدمی کو دیدیا اِس بھوکے آدمی نے خدا کا شکر بجا کر کھالیا اور جب اس کا لال گودا کھاچکا تو چھلکے کو پھینکدیا وہ تھوڑی دور گیا تھا کہ اُس نے پھر کے دیکھا تو کیا دیکھتا ہو کہ ایک آدمی جو اس سے زیادہ بھوکھا تھا اس کو اُٹھاکر خدا کا شکر بجالایا اور کھانے لگا یعنی اس تربوز کا وہ حصہ جو چھلکوں میں سفید سفید رہجاتا ہو جب کھا چکا تو اُس نے وہ جو ہرا بچ رہا تھا پھینک دیا جب تھوڑی دور گیا تھا تو کیا دیکھتا ہو کہ ایک اور آدمی جو ان دونوں سے زیادہ بھوکھا تھا اُٹھا کر خدا کا شکر بجالایا اور کھانے لگا پس پہلے آدمی نے اپنے دل میں سوچا اور کہا کہ اے خدا تو نے مجھ پر بڑا رحم کیا میں جو سوچتا تھا کہ میں ہی سب سے زیادہ بھوکھا تھا نہیں تو نے مجھے اِن دونوں سے اچھا کھانے کو عنایت کیا اسی طرح سے دوسرے آدمی نے بھی اپنے دل میں یہی دعا کی +

حاصل کلام - بیان بالا سے ہمیں سیکھنا چاہئے کہ جو خدا ہمکو دیتا ہو یہہ ہمارے بڑے نصیب ہیں اِس پر قناعت کرنا چاہئے جیسے عبرانی ۱۳: ۵ میں ہو کہ جو موجود ہو اسی پر قناعت کرو کیونکہ اس نے آپ کہا ہو کہ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا اور تجھے مطلق ترک نہ کرونگا پھر تمطاؤس ۲ ۶: ۶ اور یشوع ۱: ۷ +

اس کے سوا ہم کو چاہئے کہ جو ہمکو ملے اس کا شکر کریں اور اس کو بڑی خوشی سے اور نعمت سمجھ کر قبول کریں اور ہمیشہ اس کی ستایش میں مشغول رہیں اور نہ صرف یہہ جسمانی نعمتوں بلکہ ہمیشہ اس سے یہہ دعا کریں کہ وہ ہمکو روحانی و جاودانی نعمتیں عطا کرے +

(۵) چوتھے یہہ کہ ہر ایک عیسائی کو بڑی عزت کا درجہ یوں ملتا ہو کہ وہ مسیح کے بدن میں ملا ہوا ہو مسیح ہمارا سر ہو کے ہماری ہمدردی و غمخواری کرتا ہو اور ہمیں کام بتلاتا ہو ہماری کمزوری سے واقفیت رکھتا ہو جب ہم گرتے ہیں وہ اُٹھا کھڑا کرتا ہو جب ہم محتاج ہیں وہ ہماری حاجتیں رفع کرتا ہو اور ہماری اندرونی حالت کو بھی پہچانتا ہو اور جیسا وہ مناسب جانتا اور عام فائدے کے لئے بہتر سمجھتا ہو ہر ایک کو نعمتیں اور خدمتیں اور تاثیریں اور طاقت و لیاقت بانٹ دیتا ہو اے عزیزو اگر سر بدن سے الگ کیا جائے تو وہ کس کام کا ہو کیا پانوں ہاتھ آنکھ کچھ کر سکتے ہیں ویسے ہی جب مسیحی قسم قسم کے گناہ اور بُرائیاں کرکے مسیح جو کلیسیا کا سر ہو اس کو الگ کر دیتے ہیں تو وہ ویسے ہی نکمے اور مُردہ ہیں الغرض جس حال میں ہم ہوں اس کے فرایض کو خوشی سے ادا کریں اسمیں ہماری بہتری اور کلیسیا کی ترقی ہو آخر میں دو باتوں کو بھی یاد رکھنا ضرور ہو کہ جب خدا اپنے خادموں کو کسی ویرانی جگہہ میں بھیجتا ہو تو وہ ان کے ساتھ ساتھ جاتا ہو لیکن جب وہ خود اپنے فرایض کو چھوڑ کر وہاں بھاگ جاتے ہیں جہاں وہ نہیں چاہتا تو وہ ملامت کرنے کے لئے ان سے یہہ سوال کرتا ہو کہ تو یہاں کیا کرتا ہو آپ لوگوں کو یاد ہوگا جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر بیابان میں گئے تو خدا نے کیوں کر انکا ساتھ دیا اور جب وہ اپنے فرایض کو چھوڑ کر اس سے الگ ہوئے تو کیونکر ان کو ہلاک کیا - دوم حال اور وقت زندگی کے بھاری بوجھ ہیں اور غایت درجے کے کمبخت وہ انسان ہیں جن کے پاس یہہ دونوں کثرت سے موجود ہیں اور وہ ان کا استعمال نہیں جانتے +

الراقم

این - سالومن - یوئین

چرچ شملہ

+ + + + +

+ + +

آریا سکول مجیٹھہ کا سر ٹوٹ گیا

ناظرین کو معلوم ہو کہ عرصہ قریب ۲½ سال کا ہوا ہو کہ مجیٹھہ میں ایک آریا سکول مسٹر ایل سی - چٹرجی کی ذاتی ضد و عداوت کی وجہہ سے کھولا گیا تھا جس کو اُس کے حامیوں نے اس قدر ترقی و رونق دی کہ مشن سکول کے تمام طلبا عنقریب اُٹھالے لئے اور عنقریب تھا کہ مشن سکول ٹوٹ جاتا - کیونکہ اس وقت صرف اُستادوں کی حاضری ہوتی تھی - لیکن جناب پادری مکنزی صاحب کی دور اندیشی استقلال و مستعدی نے اس وقت بڑا کام دکھایا - مسٹر چٹرجی کو تبدیل کرکے امرتسر سے مسٹر اے پیٹرس اسسٹنٹ ماسٹر مشن ہائی سکول کو اُن کی جگہہ مقرر کیا - جس وقت مسٹر پیٹرس مجیٹھہ میں تشریف آور ہوئے تو اسکول کی حالت دیکھ کر بہت افسوس کیا اور اُستادوں سے یہی کہتے رہے کہ استقلال و محنت ایسے وقت میں بہت درکار ہو - چنانچہ اُنہوں نے یہہ تجویز نکالی کہ اُستادوں کو لے کر بعد رخصت مدرسہ گانوں میں ۲ یا ۳ میل تک روز جایا کرتے تھے اور لوگوں سے ملاقات پیدا کرتے اور جو بیج جو آریوں نے مشن سکول کے برخلاف بویا تھا وہ لوگوں کے دلوں سے نکالتے اور نیک نیتی و راستی اُس کے عوض میں ظاہر کرتے چنانچہ اُس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ طلبا رفتہ رفتہ داخل ہونے لگے - لیکن ایک دوسری اور قباحت درپیش تھی کہ آریوں نے بہت سے طلبا کی فیس معاف کردی تھی جو کہ ایک بڑی کشش کا سبب تھا - اس ایام میں سردار دیال سنگھ صاحب نے مشن سکول کی بڑی مدد کی اور بیس روپیہ ماہواری غریب طلبا کی فیس کے لیے دینا منظور کیا - اتنے عرصہ میں آریا سکول سرشتہ کی طرف سے ریگیگنائزڈ ہوگیا اور سرکاری امتحان حسب ضابطہ لیا گیا جس وقت جناب کوپ صاحب انسپکٹر سرشتہ تعلیم مجیٹھہ میں واسطے امتحان تشریف لائے تو اُنہوں نے

صاف صاف کہدیا کہ سرکاری امداد صرف اُس مدرسہ کو دی جائیگی جو امتحان میں اچھا رہیگا دونوں کو نہیں ملسکتی ہی۔ اس وقت یہہ بڑا خوف تھا کہ ایسا نہو کہ آریا سکول جس کے معاون و مددگار عنقریب تمام شہر کے باشندے تھے سرکاری امداد کے حقدار ہوجائیں۔ اور اپنا مدرسہ قایم و دایم کردیں پھر دیسی سرکاری حکام بھی متعلقہ سرشتہ قدرے اُس کی تائید میں ہوگئے تھے۔ اور اغلب تھا کہ اگر سرکاری امداد اُن کو ملجاتی تو مشن سکول بیٹھ سے اُٹھ جاتا۔ تمام لایق طلبا آریا سکول میں چلے گئے تھے اور صرف ردی و کوڑا مشن سکول میں رہگئے تھے۔ اس وقت مسٹر پٹرس کی ہمت و محنت جو اُنہوں نے کی بیان سے باہر ہی دن کو دن نہ سمجھا اور رات کو رات نہ سمجھی ہردم مدرسہ کی ترقی کا خیال لگا رہتا تھا اور آخر کار خدا نے اُن کو اس محنت کا نتیجہ دکھا دیا۔ نتایج دونوں مدرسہ کے حسب ذیل تھے۔

مشن سکول۔ مڈل ۵۰ فیصدی - اپر پرایمری ۵۰ فیصدی لوئر پرایمری صدی فیصدی۔ الفنٹ صدی فیصدی +

آریا سکول۔ مڈل ۳۰ فیصدی۔ اپر پرایمری ۱۲ فیصدی لوئر پرایمری ۱۵ فیصدی۔ الفنٹ ۱۰ فیصدی۔

ناظرین دونوں کا مقابلہ کرکے خود نتیجہ لیاقت و محنت وغیرہ کا نکال سکتے ہیں جب بل صاحب بہادر انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور تشریف لائے تو اُنہوں نے آریا اسکول کے معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ آریا سکول محض ایک کھیل ہو اور پڑھائی دو کوڑی کی بھی نہیں ہی چنانچہ حکم صادر فرمایا کہ آیندہ اسکا معائنہ نہیں ہوگا +

اس سال جب صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر سہ ششماہی امتحان کے لئے آئے تو مشن سکول کے انتظام۔ پڑھائی۔ قواعد۔ ورزش وغیرہ سے بہت ہی خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ مدرسہ پنجاب کے اچھے مدرسوں میں سے اب ایک ہوگیا ہی۔ آریوں کو یہہ عمدہ رپورٹ سنکر بہت دل شکنی ہوئی اور بے حوصلہ ہوگئے اور آخر کار اپنا مدرسہ بند کردیا +

آج کل آریا سکول کے طلبا مشن سکول میں داخل ہورہے ہیں اور اُمید ہی کہ مسٹر پٹرس کی حسن رائے و انتظام سے مدرسہ پھر اپنی سابقہ حالت میں آجائیگا +

راستی ہمیشہ کامیاب ہوتی ہی +

الراقم

خیر خواہ مدرسہ

رام لیلا

رام لیلا میں ہرسال رامچندر اور لچھمن اور سیتا کی معہ اُنکے متعلقین کے نقلوں اور کتھاؤں کے وسیلے سے اہل ہنود میں یادگاری کیجاتی ہی۔ میرے خیال میں اس لیلا کی نیک تاثیر تو ایک طرف بلکہ غور سے سُننے اور دیکھنے والوں پر اور خصوصاً اُن پر جو اپنی یا اپنے ملک کے باشندوں کی ترقی کے خواہاں ہیں بُری تاثیر ہوتی ہی +

(۱) کیا کیکئی جیسی ماں کا احوال سُننے سے ہمارے ملک کی ماؤں پر نیک تاثیر ہوگی جس نے اپنی خود غرضی کی وجہ سے اپنے خاوند کو اور اپنے سب رشتے داروں کو اور اپنی ہمشیرول کو مصیبت میں ڈالا +

(۲) کیا راجہ دشرتھ جیسے باپ کا احوال سُننے سے ہمارے ملک کے باپوں پر نیک تاثیر ہوسکتی ہی جس نے ایسا وعدہ کیا جو مناسب نہ تھا کہ وہ کرتا۔ اور اپنے وعدے کے پورا کرنے میں ایسا کہ حق اور ناحق کی تمیز کو چھوڑکے صرف اتنی بات کے قایم رکھنے کے لئے کہ میں وعدہ وفا ہوں بہتوں کو ناحق مصیبت میں ڈالے اور آپ بھی اسی مصیبت کا شکار ہوجائے +

آپ مہربانی سے ہیرودیس بادشاہ کی جس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر کٹوا دیا تھا اور راجہ دشرتھ کی حالت کا مقابلہ کیجئے +

(۳) راجہ رامچندر کی زندگی کونسی نیک تاثیر پیدا کرسکتی ہی میرے خیال میں رامچندر نے نامناسب کام کیا کہ باپ کے غلط وعدہ کو پورا کرنے کا وعدہ کیا مناسب تھا کہ رامچندر ادب سے اپنے باپ سے کہتے کہ باپ آپنے جو وعدہ کیا اس میں آپنے بڑی غلطی کھائی مانگی ہے اپنی غلطی کا اقرار کرکے اپنا وعدہ واپس لیجئے انسان بھول کرسکتا ہی۔ کیا ہوسکتا ہی کہ اگر ہمارے ملک کے سب جوان اپنے باپوں کے غلط وعدوں کو پورا کریں اور پھر بھی ہم یہہ خیال کریں کہ ہمارے جوانوں کے بھلے دن آئینگے اسی طرح سے چاہئے کہ ہم اس احوال پر غور کریں اور عبرت حاصل کریں +

(۱) ہم کو چاہئے کہ وعدہ سوچ سمجھکے کریں اگر ہم وعدہ پورا کرنے میں انسان کی بھلائی اور خدا کی رضامندی حاصل کرسکیں تو مقدور بھر اپنے وعدے کو پورا کریں ورنہ معافی مانگ کے وعدہ واپس لیویں +

(۲) ہم اپنے ماں باپ کی تابعداری اور اُن کی بھلائی کے وہاں تک ذمہ دار ہیں جہاں تک خدا چاہتا ہی +

راقم

پادری رلارام درخشاں ۔

واقعات و ایّام

آئی سی - ایسوسی ایشن اجمیر

انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کا جلسہ مورخہ ۹ اکتوبر سنہ ۹۶ء کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا۔ اس جلسہ میں ایک درس دہندہ نے کچھ سرسری طور پر اس بات پر بیان کیا تھا کہ جب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب نہ لگایا جاوے" لوگو بیان کسیقدر عمدہ



تھا لیکن جیسی آیت تھی ویسا بیان مطلق نہیں کیا گیا اور علاوہ ازیں اردو زبان کے محاورات شیریں الفاظ بغیر- بیان ایسا تھا جیسے کہ بغیر نمک دال بے مزہ ہو- اِس ایسوسی ایشن کے ذریعہ مختلف کلیسیاؤں کے مسیحی لوگ ماہ بماہ ایک دل ہو کے دعا وغیرہ کے علاوہ اُن امورات کی جانب متوجہ ہوتے ہیں- جن پر کہ انڈین کرسچنس کی بہبودی موقوف ہے- ہمکو بھی بحیثیت خزانچی ایسوسی ایشن ہذا ہر جلسہ میں حظ اُٹھانے کا موقع ملتا ہے ہماری سرور کائنات سے یہی دعا ہے کہ اے باری تعالیٰ تو آئی سی ایسوسی ایشن کی دن دونی رات چوگنی ترقی کر- آمین ثم آمین (راویٹر)

شملہ پریونین پریم سبھا سوسائٹی کا سالانہ جلسہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اِس پریم سبھا کا حال کئی دفعہ نورافشاں میں شایع ہو چکا ہے لیکن ہمنے یہی مناسب جانا کہ جو کچھ آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا اُس کا بیان ناظرین کے فائدہ کے لئے درج اخبار کرائیں- فی الحقیقت یہہ کام سب مسیحیوں کی روحانی ترقی کے لئے عمدہ وسیلہ ہے اگرچہ گرجہ تو اس کام کے لئے سب سے اول وسیلہ ہے مگر تاہم بعض کام ایسے ہیں جو گرجہ میں نہیں ہو سکتے مثلاً مسیحیوں کا روحانی گیت و بھجن و غزلیں وغیرہ ہندوستانی باجوں کے ساتھ گانا اور ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو خدا کے کلام کے بیان کرنے کی جرات و دلیری حاصل کرنا- اور اُن کا حوصلہ بڑھانا- اور برادرانہ محبت اور اُس فضل کو جو ہر ایک نے خدا سے پایا ہے ظاہر کرنا- اور آپس میں لکھتے ہوئیے باز نہ آنا بلکہ ایکدوسرے کو نصیحت کرنا اور اسیطرح خداوند کے آنیکے لئے تیاری کرنا وغیرہ وغیرہ گرجہ میں نہیں ہو سکتے- پس ایسے یہہ کام اس پریم سبھا میں کئے جاتے ہیں- بلکہ اس سبھا کے نام ہی سے اُس کا مدعا و مقصد ظاہر ہے- اور جو کام اِس مقصد کے سدراہ ہیں اُن کی ممانعت کے رولز چھپوا کر اِس سبھا کی طرف سے سب پر آشکارا کئے گئے ہیں +

اِس سبھا کے منتظموں کی فہرست بھی پیشتر شایع ہو چکی ہے مگر ہم یہاں اسباب کا بیان کرنے سے نہیں رہ سکتے کہ وے سب اِس کام میں سرگرم ہیں خصوصاً اُس کے سکرٹری مسٹر این سالومن صاحب تو بڑے سرگرم ہیں اور مسیحیوں کو اکٹھا کرنے اور برادرانہ محبت و یگانگت کے بڑھانے میں کوشاں ہیں- دیندار مسیحی ہیں- اگر ہم یوں کہیں کہ وہ تن من- دھن سے خداوند کی خدمت میں مصروف ہیں تو کچھ مبالغہ نہیں ہوگا شملہ کے مسیحیوں کے لئے ایک نمونہ ہیں- ہر ہفتہ بروز جمعہ سب مسیحیوں کو اکٹھا کرنے اور مختلف اشخاص سے وعظ و نصیحت و لکچر دلواتے ہیں اور ایسے ایسے جلسے کرواتے ہیں چنانچہ اِن دنوں اِس سبھا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۹ اکتوبر بوقت ۹ بجے شام سے لے کر ۱۲ بجے تک ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن روم میں منعقد ہوا- اُن کی کوشش سے کمرہ پھول پتیوں سے خوب آراستہ کیا گیا اور حاضرین جلسہ کے بٹھانے کی ترتیب یوں رکھی گئی کہ ایک طرف مسیحی عورات دوسری طرف مسیحی مردمان- تیسری طرف سب گانے بجانے والے- چوتھی طرف غیر اشخاص- پانچویں طرف سب کے سامنے سپیکر کرسی نشین تھے- حاضرین جلسہ سے تمام روم بھرا ہوا تھا +

مفصلہ ذیل پروگرام کے موافق کام کیا گیا +

چیرمن جناب پادری جے سمتھ صاحب-

(۱) ایک بھجن ڈھولک و ستار کے ساتھ مسٹر شیر میں نیل کی پارٹی نے گایا +

(۲) چیرمن صاحب نے دعا کی +

(۳) مسٹر جسونت سنگھ صاحب نے مقرری ورد پڑھا-

(۴) مسٹر جسونت سنگھ کی پارٹی نے ڈھولک و ستار و کھنجری کے ساتھ ایک عمدہ غزل گائی +

(۵) سپیکر- مسٹر جسونت سنگھ و پادری جے سمتھ صاحب تھے

(۶) مسٹر جسونت سنگھ و مسٹر شیر میں نیل کی ہر دو پارٹی نے ملکر دوسری غزل گائی +

(۷) چا پینا و حاضرین جلسہ کی آپس میں ملاقات کرنا-

(۸) ایک ہنسی کا گیت مسٹر اندرو نے مصنوعی اندھا بنکر ڈھولک کے ساتھ گا کر سب کو خوب ہنسایا +

(۹) جناب پادری جے- ایچ بیٹس صاحب نے میجک لالٹین دکھلائی +

(۱۰) عورتوں نے ملکر ایک عمدہ بھجن ڈھولک و ستار و کھنجری کے ساتھ گایا +

(۱۱) مسٹر این سالومن صاحب نے حاضرین جلسہ کی شکرگذاری ادا کی +

(۱۲) مسٹر جسونت سنگھ صاحب نے سکرٹری و چیرمن و سب حاضرین جلسہ کی شکرگذاری ادا کرکے خاتمہ کی دعا کی +

اے ناظرین اِس تمام جلسہ میں ہمنے ایک یہہ خوبی دیکھی کہ اِس میں سب مسیحی فرقوں کے لوگ ادنیٰ و اعلیٰ شامل تھے یعنے چرچ مشن- بپٹسٹ- پرسبٹیرین- میتھوڈسٹ- اور رومن کیتھولک مشن- سب خوش و خرم تھے- سب میں مسیحی محبت و اُنس نظر آئی- گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہہ سب ایک ہی خاندان کے لوگ ہیں- خدا سب مسیحیوں کو ایسی توفیق بخشے کہ اِس ہندوستان میں ہر کہیں ایسے ایسے جلسے ظہور میں آئیں- مگر افسوس ہے اُن مسیحیوں پر جو ایسے کاموں سے رشک کھا کر نہ شریک ہوتے نہ مدد کرتے بلکہ سدراہ ہوتے ہیں- کاش کہ خدا اُنہیں محبانہ روح ڈالے اور مخالفانہ روح نکالے +

آخر میں ہم سب کو دعا کرنا چاہئے کہ خدا اِس پریم سبھا کے کام پر برکت دے اور اُس کے منتظموں و ممبروں و تمام شرکا میں محبانہ روح قایم رکھے اور اُن کی جرات و دلیری و سرگرمی کو بڑھائے تاکہ غیر اقوام میں اُس کا جلال ظاہر ہو- آمین +

الراقم- جسونت سنگھ از کوٹ گڈھ حال مقیم شملہ-

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

شملہ اکتوبر ۲۱ - جنرل سٹیمن گِس کے مقابل میں جو دشمن ۱۸ تاریخ کو صف آراستہ تھے وہ غالباً ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار کے ہونگے یہہ لشکر خصوصاً آفریدیوں - اورکزیوں - ماموزیوں - علی شیرزیوں اور علی خیلوں کا تھا +

کہتے ہیں کہ ۲۶ مقتول اور مجروح ہوئے جن کو وہ اپنے ساتھ دریا خنکی کی طرف لے گئے اور کچھ جنگی تعداد معلوم نہیں ہے - شاڈول کی جانب کو لے گئے ہیں +

شملہ اکتوبر ۲۲ - مقام درگائی میں ۲۰ تاریخ کو ذیل کے افسر اور سپاہی کام آئے اور زخمی ہوئے +

مقتول - کپتان جج - گورکھا نمبر ۲ اور کپتان سمتھہ لفٹنٹ لاموںٹ - سخت مجروح ہوئے - کپتان رابنسن لفٹنٹ وہیت - میجر کمبین - لفٹنٹ ونگول اور کپتان ارنلڈ سپاہی ۱۹ قتل ہوئے - ۲۸ زخمی + گورکھا سپاہی ۱۰ قتل اور ۱۲ زخمی ہوئے +

شملہ - اکتوبر ۲۲ - جنرل لوکھارٹ دو سٹوڈن کے ساتھ کل مقام کرّپا میں ۳ بجے شام کے وقت پہنچ گئے +

بہت کم مخالفت ہوئی مگر دشمن وادی خنکی کی طرف ہٹتے جاتے ہیں - جنرل لوکھارٹ آج کرّپا میں ٹھہر یںگے +

کوہاٹ اکتوبر ۲۲ - کل دوسری ڈویژن کو حکم ملا کہ کرّپا کی طرف کوچ کریں - درگائی کی پہاڑیاں اس راستہ سے قریب ۰۰ ما گز مغرب کی جانب واقع ہیں - ان پہاڑیوں پر آفریدی لشکر قابض تھے - جنرل یٹمن گِس نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا +

یہہ مشکل معرکہ تھا - پیادہ فوج کیلئے صرف ایک ہی راہ تھا - تین پہاڑی توپخانوں سے حملہ کیا گیا - ۱۳۰۰ توپیں چلائی گئیں مگر دشمن پر کچھ بہت اثر نہیں ہوا - یہہ چٹانوں اور سنگروں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے +

گورکھا نمبر ۲ آگے بڑھا اور اُن کی امداد کے لئے پہلے ڈارسٹشائر کی رجمنٹ تھی اور اُس کے بعد ڈربی شائر کی - ڈارسٹشائر کی سربراہ پارٹی میں سے کُل جوان سوائے ایک کے کام آئے +

جنرل یٹمن گِس نے وادی کی دوسری جانب سے اشارہ کیا کہ حملہ تین منٹ تک ملتوی کیا جاوے جب تک کہ اُس کی جانب سے دشمنوں پر سب کے گولے نہ چلائے جائیں +

اِس کے مطابق کیا گیا اور فوراً گارڈن ہائلینڈرز کرنل متھیاس کے زیر کمان آگے کو بڑھے اور بیگ پایپ بجاتے ہوئے پہاڑی پر حملہ کیا +

دوسری اور فوجیں بھی اُسی وقت حملہ آور ہوئیں اس مقام کو فتح کیا اور دشمن ہر طرف سر کے بل گرتے ہوئے پس پا ہوئے - گارڈنس کا آخری حملہ قابل دید تھا - اِس سے بڑا جوش پیدا ہوا +

آفریدی نشانہ کے پکے ہیں - اُنہوں نے چُن چُن کر انگریزی اور دیسی افسروں پر فائر کئیں - جن کے ہاتھوں میں بندوقیں نہ تھیں اُن ہی کو وہ تاک کر مارتے تھے ہماری طرف اب جہانتک معلوم ہوا ہے ۱۵۷ مقتول اور مجروح ہیں +

قسطنطنیہ اکتوبر ۲۵ - ترکی اور یونانی وکیل آخری صلح نامہ پر گفتگو کر رہے ہیں - ابتک وہ اصلی صلحنامہ کی تمام دفعات کا فیصلہ کر چکے ہیں سوائے دو دفعوں کے - اوّل دفعہ اُن شخصوں کے حق میں ہے جن کو جنگ سے نقصان پہنچا ہے اور جن کو عوض معاوضہ دینا ضروری ہے اور دوئم یونان کی روم میں سفارت کے اختیار کی حد بندی کی نسبت ہے +

لنڈن اکتوبر - سر کرنل افسر جس کو دول یورپ نے کریٹ کے گورنر کے عہدے کے لئے انتخاب کیا ہے ایک مشہور قابل اور زبردست افسر ہے - مشرقی معاملات سے خوب واقف ہے - ہفت زبان ہے اور آرمینیا میں باقر پاشا کے ماتحت کر کے کام کیا ہے - سوڈان میں جنرل گورڈن کے ہمراہ کام کیا ہے +

نیویارک اکتوبر ۲۵ - نیویارک سنٹرل روڈ کی ایک میل گاڑی دریا کے بند کے اوپر سے دریا ہڈسن میں گر پڑی - ۲۸ - آدمی غرقاب ہو گئے +

بمبئی اکتوبر ۲۶ - سورت میں وبا کا زور بڑھتا جاتا ہے - کل بمبئی میں ۸۰ واردات اور ۶۲ اموات ہوئیں +

شملہ اکتوبر ۲۵ - لیڈی وہیت کو شملہ کے باشندوں نے ایک چاندی کا پیالہ نذر کیا +

شہر اجمیر مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو ایک بیچاری عورت کی لاش ڈگی تالاب سے برآمد ہوئی ہے - کسی ظالم نے زیور اُتار کے یہہ حال کیا + افسوس نامہ نگار

فورڈم صاحب بہادر نے سیمیاں ہند خصوصاً بنیاں فورڈم ہوم و آرفنیج کے لئے کئی سو روپیہ حاتم کی چھاتی پر لات مار کے دیا ہے - کہ ایک صنعتی سکول اجمیر میں کھولا جاوے + نامہ نگار

شملہ - اکتوبر ۲۶ - ملکہ نے زخمی سپاہیوں اور افسروں کی مزاج پرسی کی ہے حضور ملکہ کا یہہ محبتانہ پیغام زخمیوں نے بڑی دلسوزی سے قبول کیا - تمام مجروح صحت پاتے جاتے ہیں +

جنرل سپنیڈ مقام بڑا سے رپورٹ کرتا ہے کہ آفریدی لشکر ہماری فوج کے پہنچنے سے پیشتر اپنی فصل کاٹنے کے ارادے سے واپس چلے گئے ہیں - فوج کی صحت عمدہ ہے +

+ + + + +

+ + +



مضامین مفید المبتدین

ہیلن کے بیچارو ٹی کے استعمال کے بیان میں

مس بیکن مدرسہ تھیں اور وہ ایک خانگی مدرسہ رکھتی تھیں۔ لڑکیاں اُس میں کچھ گھنٹے تک پڑہتی تھیں اور مس بیکن یہہ چاہتی تھیں کہ لڑکیاں اُس میں اپنے سبق کا مطالعہ کریں اور اُن کی اجازت نہ تھی کہ کوئی قصے کی کتاب اُس میں لائی جاوے۔ ہیلن کی چچی نے ایک نئی کتاب مول لی جس کا نام لٹل تھر یڈ تھا۔ ہیلن نے اُسی رات کو اُس کو پڑھنا شروع کیا اور جب اُس کی ماں نے حکم دیا کہ کتاب بند کرکے سونے کو جاؤ تب اُس نے کہا اے ماں یہہ کتاب میری چچی نے مجھے دی ہے اور یہہ نہایت مفید ہے اس میں چھوٹے لٹکھٹ ٹینگل تھریڈ کی بابت کچھ لکھا ہوا ہے۔ اے ماں مجھے بیٹھنے کی اجازت دیجیے کہ میں اُسے اور پڑھوں۔ مگر ماں نے مسکرا کر اور سر ہلا کر کہا کہ ہیلن تم ٹینگل تھریڈنٹ لکھٹ کے موافق نہ ہو جاؤ۔ تب اُس نے فوراً کتاب کو بند کر دیا اور پلنگ پر چلی گئی +

پر اُس صبح کو وہ نہایت بے صبر اُس کے حاصل کرنے میں ہوئی حقیقت میں وہ بمشکل صبح کے کھانے تک ٹھہری اور اُس سوچ بچار میں مدرسہ کا وقت آگیا اے پیاری ماں اُسنے رنجیدہ آواز سے کہا کہ مجھے گھر میں رہنے کی اجازت دیجیے۔ ماں نے کہا کہ اے عزیز اپنی کتاب کو مدرسہ کے ہو جانے تک رہنے دو۔ مگر ہیلن نے کیا نفرت اور چالاکی کی کہ اُس کتاب کو جھٹ اپنے پیراہن میں چھپا کے سکول میں چلی گئی۔ صبح کے مطالعہ کے بعد اُس نے اپنے جغرافیہ کو پڑہنا شروع کیا۔ سو اول ہی اول وہی سبق آیا اور اُس کے سامنے ڈکس پر بہت سی کتابیں رکھی تھیں اور جیوں ہی مس بیکن کا خیال اور کسی طرف متوجہ ہوا ہیلن نے چپکے سے اپنی قصے کی کتاب کو اُٹھا لیا اور اُسی سے پڑہنا شروع کیا۔ اول اُس نے اپنی کتاب کا مطالعہ کیا مگر بہت جلد اُس قصے کی کتاب پر بغور متوجہ ہوئی۔ مس بیکن نے کمرے کی چاروں طرف نگاہ کی اور دیکھا کہ ہیلن بغور اپنے سبق کا مطالعہ کر رہی ہے۔ مدرسہ نے خیال کیا کہ لڑکی نہایت محنت کرتی ہے اور بہت خوش ہوئی اور چاہا کہ اور لڑکیاں بھی ایسی کوشش کر کے سیکھیں۔ تھوڑے ہی عرصے میں جغرافیہ والا درجہ پڑہنے کے واسطے بلایا گیا۔ مس بیکن نے مسکرا کر بیان کیا کہ مجھے یقین ہے کہ ان میں سے ایک چھوٹی لڑکی نے اپنا سبق خوب یاد کیا ہے۔ کئی ایک لڑکیوں نے مس بیکن سے پوچھا کہ آپ ازراہ مہربانی بتلائیے کہ وہ کون ہے۔ مس بیکن نے ہیلن کو بتلایا اور اب تو ہیلن نہایت شرمندہ ہوئی۔ ایک مبتدی نے دوسری سے گوشے میں کہا کہ یہہ نہیں۔ دوسری نے بھی کہا کہ میرا بھی یہہ گمان ہے۔ ہیلن پھر از حد نادم ہوئی اور وہ اُس وقت سب کچھ دیدیتی اگر کوئی لٹل تھریڈ کو مکان پر پہنچا آتا۔ ایک سوال جلد اُس سے پوچھا گیا۔ سوال تو آسان تھا مگر بیچاری ہیلن اُس کا جواب نہ دے سکی اور اُس کی آنکھوں سے اشک بہنے لگے۔ مدرسہ نے محبت سے کہا کہ اے بیٹی غور کیجیے مجھے یقین واثق ہے کہ آپ ضرور جانتی ہونگی کیونکہ آج صبح کو آپ اپنے مطالعہ میں نہایت سرگرم تھیں۔ لڑکیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کہ جنہوں نے اپنا اچھا سبق سُنایا تھا اور ہیلن نے شرم کے باعث اپنا چہرہ رومال سے چھپایا۔ یہہ تو اُس کے واسطے اور بھی شرمندگی کا باعث ہوا جب کہ مس بیکن نے اُس کی طرف نگاہ کی کہ اُس نے بہت اچھا سبق یاد کیا۔ ہر ایک سوال جو اُس سے پوچھا گیا کسی کا جواب نہ دے سکی درجہ برخواست ہوا اور ہیلن اپنی ڈکس کے پاس غمزدہ آئی۔ مس بیکن نے دیکھا کہ کچھ نہ کچھ سبب ہے اور اُس وقت اُس سے پوچھنا ضرور پڑا۔ ہیلن نہایت مغموم اور اداس ہو کے مکان پر گئی +

اُس کتاب نے ہیلن کو اس وقت کچھ خوشی نہ دی مگر ندامت پر ندامت۔ کاش کہ میری چچی اسے مجھے نہ دیتی ماں کے پاس گئی اور نہایت اداسی سے کہا کہ اے ماں رنجیدہ ہوں ماں نے کہا کہ کیوں اُس نے کہا کہ مس بیکن میری طرف مدام نظر حقارت سے دیکھینگی اور وہ مجھ پر اعتماد نہ رکھینگی اس لئے کہ میں نے اُن کی حکم عدولی کی اور انہیں فریب دیا۔ ہیلن نے جو کیا سو بیان کیا۔ اُس نے اپنی چال درست کرنے کے واسطے کچھ تدبیر نہ کی اور نہ معافی مانگنے کی خواہش۔ ہیلن کی ماں نے کہا کہ میں نہایت غمگین ہوں اور میں نے جانا کہ تم نے بیجا روٹی کھائی ہے چھوٹی لڑکی نے تعجب سے دیکھا اور کہا کہ اے ماں اس کا مطلب کیا ہے ماں نے کہا کہ روٹی کی خاصیت اور قسم میں نہایت فرق ہے کوئی پھپوندی روٹی کوئی باسی روٹی جلی روٹی سوکھی روٹی۔ کچی روٹی۔ میٹھی روٹی۔ ترش روٹی بعض اچھی اور بعض خراب مگر سب روٹیوں میں سے خراب اور ناقص فریب کی روٹی ہے سنو بائبل یعنے مقدس کتاب اس بارے میں کیا فرماتی ہے کہ دغا کی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہے پر آخر کو اُس کا منہہ کنکروں سے بھرا جاتا ہے۔ امثال ۲۰: ۱۷

چھوٹی لڑکی نے سسکی بھر کے کہا کہ اس کا چبانا نہایت سخت ہے اور اس نے مجھے درد سے پُر کیا اور مجھے ایسا معلوم دیتا ہے کہ اور لڑکیاں اس سے بھی بدتر حالت میں مبتلا ہونگی +

پھر اُس نے عاجزی سے کہا کہ میں خدا کی فرزند ہونے کی کوشش کرتی رہونگی میں خداوند یسوع مسیح سے

ہر روز دعا مانگتی رہونگی کہ اب میں ایسی شکست ہوں کہ اُس سے درخواست کرنے سے ڈرنے لگی ہوں لیکن میرے شفیع کی بڑی برداشت ہے اور ایسا کہ وہ اپنے غریب چھوٹے بچوں پر پیار کی نظر کرتا ہے - ماسوا خدا کی معافی کے ہیلن کو تو بھی خوشی اور تسلی حاصل نہیں ہوئی جب تک اُس نے مس بیکن سے اپنے قصور کی معافی حاصل نہ کی اور بعد پانے معافی کے نہایت مگن اور شاد ہوئی

ہم اس قصے سے کئی نصیحتیں پاتے ہیں - اوّل حکم ماننا - دوم - اگر حکم عدولی کریں تو ثمرہ اس کا ندامت ہے - سوم - آخر کو فائدہ نہیں - چہارم - دل خود قایل اور بے چین ہوتا ہے - پنجم - وہ شے جس پر دل لگتا ہے آخر کو زہر معلوم ہوتی ہے - ششم - قصور اور گناہ کی معافی مانگنا ضرور ہے - کاشکہ اے لڑکو دیکھو تم بھی اس قصے کی نصیحت سے فائدہ اُٹھاؤ +

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اوّل)

شخص مذہب ہنود کے گرانے کا ایک وسیلہ ہے - خدا اسکو مذہب ہنود کے کمزور اور ضعیف کرنے کے لئے استعمال کر رہا ہے - وہ اپنے درسوں میں بے کم و کاست اپنے اہل مذہب کی نادانی اور کمزوری پر حملہ کرتا ہے - وہ نہایت فصیح اور زور آور طریقہ سے لیکچر دیتا ہے لیکن اگر اس نقطہ سے ہم اُس کے کام پر نظر ڈالیں کہ ہندوستان کا مذہب بحال ہو جائیگا تو یہہ بات ہرگز نہیں - بلحاظ بحالی مذہب ہنود اُس کا کام دانائی سے خالی ہے پھر صاحب موصوف نے فرمایا کہ آریہ سماج ہندو مذہب کو پشتہ دینے کی کوشش کرتی ہے لیکن فی الحقیقت اُس کو کمزور بناتی ہے جتنے لوگ وقتاً فوقتاً ہندو مذہب کو قایم رکھنے کے دعویدار ہوئے حقیقت میں اُس کی عمارت کو گرانے کے باعث ہوئے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہہ قدیم عمارت اب ٹوٹ جانیکے قریب ہے جسقدر نئے فرقے اور نئے طریقے کے اہل ہنود کسی بات کو مسیحیوں کی مخالفت میں پکڑ کر مقابلہ کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہمارے زور سے کام رک جاتا ہے وہ معنوی طور پر نادانستہ اپنے مذہب کی بہت سی باتوں سے انکار کرتے ہیں اور آخری نتیجہ جو نکلے حق میں اُلٹا ہوتا ہے ہم اس مضمون کو ایک نہایت عمدہ تشبیہ میں بیان کرتے ہیں سمندر کے کنارہ پر ساحل نہایت مضبوط اور خوشنما معلوم ہوتے ہیں لیکن اُس ساحل کے نیچے ہی نیچے سمندر کی موجیں ٹکر کھاتی ہیں اور چونہ اور ایسے اور ریگ اور پانی کی ٹکراہٹ ساحل کے نچلے اندرونی حصہ کو بالکل کھوکھلا اور کمزور بنا دیتی ہے - لوگ ساحل پر گذرتے ہیں اور کھڑے ہوتے ہیں ہر روز آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن کم فہم اور نادان لوگ اُس ساحل کو مضبوط ہی سمجھتے رہتے ہیں اور وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ اندر ہی اندر ساحل کا کام تمام ہو چکا ہے مگر اہل نظر اور دانا لوگ فوراً تاڑ لیتے ہیں کہ اب یہہ ساحل چند روز کا مہمان ہے اسی طرح ہندو مذہب بھی اُس ساحل کے مانند ہے جس کو پانی کی ٹکراہٹ اندر سے برباد کر چکی ہے ظاہرا اور بیرونی طور پر نئے فرقے اور نئے تعلیم یافتہ چاہے کتنے ہی سفیدی کریں اور اسکے رنگ روپ کو مٹنہ مل ملکر بہروپئے کی مانند چاہے کسی روپ میں دکھلائیں مگر ہم اُن تاڑبازوں سے ہیں جنکا یہہ قول ہے

بہر جامہ کہ می آئی شناسم + گر من قد و اندازت بدانم

تصحیح

جو مضمون بعنوان "اجمیری رپورٹ مختصر ریمارکس" بصیغہ مراسلات صفحہ ۵ و ۶ میں درج کیا گیا ہے اُس میں جو رامائن کے اشلوک اردو میں لکھے گئے ہیں صحیح طور پر ہندی میں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں +

اول - १ जो जनतो बन बंधु बिछोहू
- पिता बचन मनतो नहि वोहू

دوم ۲ तुम पावक महं करहू निवासा
- जौलगि करौं निशाचर नासा

سوم ३ सीतहिं प्रथम अनल महं राखी
- प्रगट कीन्ह यह अन्तर साखी

پادری - اے - ایچ - یوئنگ صاحب - اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیواسطے - امریکن مشن پرس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +